

ہمارے ذہن پر چھائے نہیں ہیں حرص کے سائے
جو ہم محسوس کرتے ہیں وہی تحریر کرتے ہیں

رازنامہ
اوصاف

منگل 5 دسمبر 2000ء 8 رمضان 1421ھ

ٹینک کے مقابلے میں غلیل کی جیت

پرواک آؤٹ کالاسٹ بھی روک دیا تھا۔ اکرات کی
تیز رفتاری اور میڈیٹین البرائنٹ کی چستی اور
جا بکدستی سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ امریکہ بھادر
دوچار روز میں یا سرعرات سے اس معاہدہ پر دستخط
کر دے گا جس سے مستقل امن کے نام پر مشرق
دستلی میں اسرائیل کی غیر مشروط بالادستی کی راہ ہموار
ہو جائے گی مگر فلسطینی بچوں نے اپنے خون کا نذرانہ
دیکر اس سرعرات کے ہاتھ سے دستخط کرنے والا قلم بھی
چھین لیا۔

ہاتھوں میں چھوئے چھوئے پتھر پکڑ کر اسرائیلی
ٹینکوں کے سامنے آنے والے معصوم فلسطینی بچوں
نے عرب عسکروں اور مسلم عسکرانوں کی سوئی ہوئی
فیرت کو جنگیا چٹانچہ انہوں نے دوحہ میں جمع ہونے کا
پروگرام بنایا۔ مسلم سربراہ کانفرنس کے انعقاد کے
لئے تقرر اسرائیل سے تعلقات ختم کرنا ہے۔ مسلم
سربراہ کانفرنس نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی
تعلقات ختم کر کے تمام مسلم ممالک پر زور دیا جس
کے تحت مصر اور اردن نے اسرائیل سے اپنے سفیر
واپس بلانے ہیں اور دیگر ممالک بھی ان تعلقات پر
تفرضاتی کر رہے ہیں۔

سب سے بڑھ کر سعودی حکومت کے لیے میں
واضح تبدیلی نظر آنے لگی ہے۔ ولی عہد شہزادہ عبداللہ
جس لب و لہجہ میں بیت المقدس اور فلسطین کے مسئلہ
پر اظہار خیال کر رہے ہیں اس سے شہید شاہ فیصل کی
یاد پھرے آئے ہوئے لگی ہے۔ ابھی گزشتہ روز شہزادہ
عبداللہ نے ریاض میں عرب دانشوروں کے گروپ
سے بات چیت کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے
باقی اگلے صفحے پر

دوچار سخت مقامات سے بھی گزرنا پڑتا ہے اور
جو قومیں ان مقامات سے گزرنے کا حوصلہ کر سکتی ہیں وہ
آزادی کی حقہ ارجی ہو جایا کرتی ہیں اس لئے
آگے آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا
چٹانچہ آج جب گرد بیٹھ رہی ہے اور "بیزنس لٹھڑی" ہو
رہی ہیں "ٹو" "ٹینک" اور "لیل" کی جنگ کے نتائج بھی



رفتہ رفتہ سامنے آ رہے ہیں۔ آئیے آپ بھی اب تک
کے ان نقد نتائج پر ایک نظر ڈال لیجئے۔
اسرائیلی حکومت اور فلسطینی اتحادی کے سربراہ
یا سرعرات کے درمیان ہونیوالے مذاکرات
"زیر دباؤ" میں آ رہے ہیں۔ ان پر وہ دھمکا
نہیں ہو سکے جن کے لئے امریکہ کی طرف سے پاسر
عرفات پر دباؤ مسلسل بڑھ رہا تھا جس کی ایک موقع پر
امریکی وزیر خارجہ سز میڈیلین البرائنٹ نے مذاکرات
والے ہال کے دروازے کھلا "بند کر کے پاسر عرفات

گولی کا کام کرنا ہے۔
دونوں آئنے سامنے کھڑے ہیں ایک مکمل طور پر
بکتر بند لباس میں ملبوس اور ہتھیار بند ہے اور
دوسرے سادہ کپڑوں میں ایک ڈوری اور چند پتھر
ہاتھوں میں تھا۔ ہونے اپنے حریف کی آنکھوں میں
آنکھیں ڈالے ہوئے ہیں۔ تاریخ دوم بخود ہے اور وقت
نے سانس روک رکھی ہے مگر یہ مقابلہ چند لمحوں سے
آگے نہ بڑھ سکا۔ بکتر بند کی نظر نے کھوار گوار کیا جسے
پھر تیلے نوٹوان داؤد نے اپنی پھرتی سے ضائع کر دیا پھر
داؤد نے ڈوری تھما کر جالوت کی آنکھ کا جو نشانہ لیا تو
پلک جھپکتے ہی چٹانچہ پتھر اس کی آنکھ سے گزر کر داغ
میں گھس گیا اور اپنے تمام تر جامہ و جالوت قوت و اقتدار
اور ساز و سامان کے باوجود جالوت کو اس نوٹوان پر
دوسرے واری ملتے مل گئے۔

تاریخ ایک بار پھر خود کو ہراری حقی اور بکتر بند
گواہوں اور ٹینکوں کے مقابلے میں پھر دست معصوم
بچے کھڑے تھے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں عقل والوں کی
مصلحت ان کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور دانشوروں کی
دانش خوف کے مارے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتی ہے۔
یہاں سے جنوں کے سڑکا آواز ہوتا ہے اور تاریخ گواہ
ہے کہ جہاں عقل اور دانش کی بریکیں ٹیل ہو جاتی
ہیں۔ وہاں سے جنوں قوموں کی لگام تمام
لیتا ہے۔ مجھ سے برطانیہ میں بعض دوستوں نے پوچھا
کہ ان فلسطینیوں کا کیا ہو گیا یہ اس طرح اسرائیلی
کو شکست دے سکیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ قومیں
جب آزادی کی جنگ لڑتی ہیں تو انہیں اس طرح کے

اسرائیلی فوجی اختلاف فلسطینی بچوں نے لٹیل
اور پتھر کا ہتھیار استعمال کرنا شروع کیا تو بہت سے
لوگوں کو یہ عجیب سی بات لگی۔ ایک طرف گولے
اٹکتے ہوئے ٹینک تھے، آگ برساتی ہوئی تو یہیں جھیں
اور تجربہ کار جنگجو نو جوان تھے جبکہ دوسری طرف نئے
معصوم بچے ہاتھوں میں ٹیلیں اور پتھر پکڑے ان کے
سامنے سینہ آئے کھڑے تھے اور تاریخ نے ایک بار پھر
قوت ایمانی اور اسلحہ و ہتھیار کو ایک دوسرے کے
خلاف صف آراء کر دیا تھا۔ میری نگاہوں کے سامنے
ہزاروں سال پہلے کا ایک منظر گھومتے دکھائی دیے
کی سرزمین حقی اور وہ نہیں آئے سامنے جہیں ایک کی
کمان جالوت کر رہا تھا جو وقت کا بہت بڑا ہیار اور
سفاک عسکران تھا اور دوسری فوج کی کمان اللہ تعالیٰ
کے ایک نیک بندے جالوت کے ہاتھ میں تھی جالوت
کے پرچم تلے اسی بڑا رکالنگر جراتور جالوت کی
کمان میں صرف تین سو تیرہ افراد تھے۔

جالوت طاقت کے نشے میں میدان جنگ میں اترا
اور آگے بڑھ کر اپنے ہمد مقابل کسی کو سامنے آنے کا
چیلنج کر دیا وہ سر سے پاؤں تک لوہے میں ڈوبا ہوا تھا۔
مضبوط لوہے کی موٹی چادروں نے اسے چاروں طرف
سے ڈھانپ کر رکھا تھا آنکھوں کے سامنے دو سوراخوں
کے سوا جسم کی اور کوئی جگہ خالی نہیں تھی اور دونوں
ہاتھوں میں کھواریں پلک رہی تھیں۔ اس کے سامنے
ایک نو جوان جس کا نام داؤد تھا اور جو بعد میں حضرت
داؤد علیہ السلام کے نام سے نبوت اور سلطنت کا
آجہا رہا، داؤد نو جوان کے جسم پر سادہ لباس تھا اور
ہاتھ میں ایک "کوبیا" اور چھوئے چھوئے پتھر تھے
"کوبیا" ایک ڈوری کو کہتے ہیں جسے پتھر کے کرپٹ کر
اسے تھما کر نشانے پر بھیجتے ہیں تو وہ چھوٹا سا پتھر آج کی

مولانا زاہد الراشدی

کہ ہم بیت المقدس سے کسی قیمت پر دست بردار
نہیں ہو گئے خواہ اس کیلئے ہمارے بچے بھی فوج
ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے علاقہ میں امن کی
خاطر اسرائیل کے بارے میں نرم رویہ اختیار کر لیا ہے
مگر اس کا مطلب غلط سمجھا گیا ہے۔ اسرائیلی نے
انسانیت اور اخلاقیات کی تمام حدود پاٹ کر دی ہیں
اور وہ اپنے رویے میں کوئی چلک پیدا کرنے کیلئے تیار
نہیں ہے۔ انہوں نے بیت المقدس کو
میں امریکہ اور یورپی ممالک سے دریافت کیا ہے کہ

اب وہ دوبارہ اپنے منصب پر واپس آ گئے ہیں اور ان
کے ساتھ مسلمانوں کی محبت و عقیدت کا نذرانہ اس
بات سے کیا جاسکتا ہے کہ جب وہ بحالی کے بعد عشاء
کی نماز پڑھانے کیلئے مسجد نبوی میں آئے تو لوگ
انہیں دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور ایک
دوسرے سے بھل گئے ہو کر ہمارے باد دینے لگے
اور بہت سے افراد فرط محبت سے زار و قطار رونے
لگ گئے۔
یہ سب کچھ کیا ہے؟ یہ ان فلسطینی بچوں کے خون
کی مدائے بازگشتی ہے جو بہ جنہوں نے اسرائیلی
ٹینکوں پر پتھر پھینک کر اپنے معصوم سینوں پر گولیاں

آخر تک اسرائیل کی حمایت کو جاری رکھ سکیں
گے؟ شہزادہ عبداللہ نے دونوں لفظوں میں کہا ہے کہ یہ
جنگ سو سال تک جاری رہے تب بھی عرب بیت
المقدس سے دست بردار نہیں ہو گئے۔
اس کے ساتھ ہی صور حال میں تبدیلی کے ایک
اور پہلو پر بھی نظر ڈال لیجئے کہ مسجد نبوی کے ہر امویز
امام الشیخ علی عبدالرحمان اللہ فیہ اپنے منصب پر بحال
ہو گئے ہیں انہیں دو سال قبل مسجد نبوی میں مذہب
جمت المبارک کے دوران امریکی پالیسیوں نے دودی
قلعہ "اسرائیلی مظالم اور مسلم عسکرانوں کے طرز عمل
پر تنقید کی وجہ سے اس منصب سے الگ کر دیا گیا تھا